دو گروہوں میں منقسم ہیں۔ ڈاکٹر طٰہٰ حسین ایک گروہ کے رہنما ہیں جن کی مخلصانہ رائے یہ ہے کہ الازہر میں مختلف النوع نصابِ تعلیم کو رائج کر کے اس کے تاریخی کردار کو برقرار رکھنا چاہئے۔ اس طبقۂ فکر نے اصل میں اس خیال کی تائید کی ہے کہ الازہر عہدِ وسطیٰ میں ایک نمونہ کی یونیورسٹی تھی اور مغرب میں یونیورسٹی تعلیم کے پیشواؤں نے الازہر ہی کی نقل کی تھی۔ بلکہ یہ لوگ تو یہاں تک کہتے ہیں کہ مغرب میں یونیورسٹی کا خیال ہی الازہر کو دیکھ کر پیدا ہوا۔ اس گروہ کی رائے یہ ہے کہ الازہر کو علم کی سچی لگن کے کلاسیکی معیار کو قائم رکھنا چاہئے۔ اور یونیورسٹی کے جدید تصور سے دور رہنا چاہئے۔ اس لئے کہ آج تعلیم مختلف پیشوں Vocations میں مہارت کے حصول کی غرض سے لی جا رہی ہے اور یونیورسٹیوں سے مختلف کام جاننے والے احمق پیدا ہو رہے ہیں۔

عبدالمطعال السعیدی جدید خیال رکھنے والے گروہ کے رہنما ہیں۔ ان لوگوں کا اصرار ہے کہ الازہر کو جدید یونیورسٹیوں کے نمونے پر ازسرِ نو تشکیل دیا جائے تاکہ آج کے زمانے کے ساتھ قدم بہ قدم چلا جا سکے۔

موجودہ جامعہ ازہر کے معمار شیخ المراغی نے مختلف خصوصیتوں پر مبنی ایک بہت ہی عمدہ خاکہ تیار کیا۔ اور یونیورسٹی کو پختہ بنیادوں پر کھڑا کیا۔ شیخ نے عہدِ قدیم کی قابلِ قدر خوبیوں کو بھی برقرار رکھا اور جدید زمانے کی روح کو بھی سمویا۔ ۱۹۳۶ء سے ۱۹۴۹ء تک ان کی تیار کی ہوئی اس اسکیم نے الازہر کی زندگی میں ایک معجزے کا کام کیا۔ اس عرصہ میں الازہر کا بنیادی مقصد پورا کرنے کے لئے مغرب و مشرق میں وفود بھی بھیجے گئے۔

آج کل الازہر کا انتظام ایک اعلیٰ مجلس انتظامیہ چلاتی ہے۔ اس کے ساتھ ہی علماء کی ایک مشاورتی کمیٹی بھی ہے اور ان دونوں مجالس کے صدر ریکٹر (شیخ الجامعہ) ہیں۔ اول الذکر مجلس میں ریکٹر، نائب ریکٹر، شعبوں کے صدر، مفتی اعظم، مالیات، قانون اور وقف کے نائب معتمدین اور کچھ معزز شہری ہوتے ہیں۔ مشاورتی کمیٹی میں تینتیس ۳۳ اراکین ہوتے ہیں۔ ان میں عملے کے بڑے اور پرانے کارکن، دیوان الافتاء کے عملے کے سینئر ممبر، اور عدالت قانون ذاتی کے عملے کے سینئر ممبر شامل ہوتے ہیں۔

---

**تصحیح بابت مضمون تصانیف اشعری** - ۱- برہان بابت دسمبر ۵۶ء ص ۳۶۲ سطر ۱ میں 'راجپوری' کے بجائے 'رامپوری' پڑھا جائے۔ ۲- برہان دسمبر ۵۶ء ص ۳۶۶ سطر ۶ میں 'خوطی' کے بجائے 'فوطی' یعنی خ کے بجائے ف ہونا چاہئے۔ ۳- برہان دسمبر ۵۶ء ص ۳۷۴ سطر ۱ میں دو جگہ ارجان ہے۔ دوسرے لفظ میں الف ہونا چاہئے۔ یعنی ارّاجان۔ ۴- برہان جنوری ۵۷ء ص ۵۲ سطر ۴ میں 'محمد بن عبد الضیمری' ہے کی بجائے محمد بن عمر الصیمری ہونا چاہئے۔ اسی طرح سطر ۷ میں 'محمد بن عبد' کی جگہ 'محمد بن عمر'